OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com DOI: 10.5281/zenodo.10514230

معاشرتی امن کے قیام میں معیشت کے کردار کا قرآنی جائزہ

Qur'anic Review of the Role of Economy in the Establishment of Social Peace

Dr. Javed Khan
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmed
Associate Professor, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.

Dr. Zia Uddin
Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.

Received on: 15-07-2023 Accepted on: 17-08-2023

Abstract

The purpose of human life is to try with careful intent to get the means of comfort and quietness in one's way of life, all while considering the requirements of Sharia (Islamic law) and ensuring the happiness of one's hereafter. These very teachings have also been given to us by the religion of Islam, highlighting the search of both this world and the hereafter. In achieving these objectives, no matter what hurdles arise, there are guidelines available to overcome them. Consequently, one major factor among the causes of social progress and well-being is economic improvement. Individuals and societies experience greater peace and serenity in their lives where economic conditions are better, while life becomes challenging in those societies where economic conditions decline. The following article discusses what guidance Allah Almighty has provided in His book, the Holy Quran, regarding this aspect? How is economic betterment related to social peace and how is economic decline related to social unrest? In this context, we present a discussion. The basic reason for selecting this topic is to bring forth the causes of economic decline in today's society and to identify and suggest practical solutions to eliminate those causes and reasons so that the formation of social peace becomes possible, and humans can attain the blessings of both this world and the hereafter.

Keywords: Quran, Social peace, Economic Development

انسانی زندگی کی جملہ مساعی کا مقصد اپنی طرزِ حیات میں آرام وسکوں کے اسباب میسر کرنا اوران مساعی میں شریعت کے مقتضیات کو مد نظر رکھ کر اپنی آخرت کو آباد کرنا ہے اور یہی تعلیمات ہمیں دینِ اسلام نے بھی دی ہیں کہ دنیاوآخرت کی محاسن کو طلب کیا جائے۔ان مقاصد کے حصول میں جتنی بھی رکاوٹیں آتی ہیں ان کو دور کرنے کے احکامات موجود ہیں چنانچہ معاشرتی ترقی اور راحت وسکون کے اسباب میں سے ایک بنیادی سبب، معاشی حالات کی بہتری ہے۔وہ افراد اور معاشرے، جہاں معاشی حالات بہتر ہوں وہاں کی زندگی میں امن وسکون زیادہ ہوا کرتا ہے اور جہاں پر معاشی حالات خراب ہوں ان معاشروں میں زندگی، بدامنی کا سامنا کرتی ہے۔درج ذیل مقالہ اسی

موضوع پر ہے کہ قرآن مجید اس حوالے سے ہماری کیا راہنمائی کرتا ہے؟ معاشی بہتری کا معاشرتی امن کے ساتھ اور معاشی بدحالی کا معاشرتی بدامنی کے ساتھ کتنا تعلق پیش کیا ہے؟ چنانچہ ذیل میں اس موضوع پر بحث کی جاتی ہے۔اس موضوع کے انتخاب کی بنیادی وجہ آج کے معاشرے میں بدامنی کے اسباب کو سامنے لانا ہے اور ایسے اسباب کو سامنے لا کر ان اسباب اور وجوہات کا خاتمہ کے لئے قابل عمل تجاویز پیش کرنے ہیں تاکہ معاشرتی امن کا قیام ممکن ہو سکے اور انسانوں کو دنیا و آخرت کے محاسن مل سکیں۔

امن کا معنی:

امن خوف کی ضد ہے [1]۔انسان کا ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہونے، اطمنان دل اور خیر وعافیت سے ہمکنار ہونے کو امن کہا جاتا ہے۔یعنی امن اس کیفیت کا نام ہے جس میں سماج میں تمام تر معاملات بغیر کسی تشدد اور مخالفت کے چل رہے ہوں۔کسی معاشرے میں تشدد کے عدم وجود کو امن کہا جاتا ہے۔

امن وامان کے سائے تلے ہی عبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے۔لہذا امن کی بدولت انسان کو نیند میں سکون، کھانے پینے میں راحت اور روزمرہ کے معمولات میں خوشحالی ملتی ہے۔حدیث مبارک میں ہے۔

"مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا " [2]

آپ میں سے جو بھی اس حالت میں صبح کرے کہ وہ اپنی جان کے حوالے بے خوف وخطر ہو، جسمانی اعتبار سے صحت مند ہو، اس کے پاس ایک دن کا خوراک موجود ہو۔ تو گویا پوری دنیا اس کے لئے جمع کردی گئی ہو۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی بھی انسان کے دن کا آغاز امن کے ساتھ ہو، وہ نیند سے بیدار ہو جائے تو ان کو اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے سونے کے بعد اسے ان کی روح واپس کردی اور وہ صحیح سلامت نیند سے بیدار ہوا۔اسی طرح ان کے جان کو کوئی خطرہ نہ ہو تو یہ ان کے لئے مقام شکر ہے۔اسی طرح اگر وہ اپنے اعضائے جسمانی کے اعتبار سے اور اس کی صلاحیتوں کے اعتبار سے صحیح وسالم ہو، اور ان کے پاس ایک پورے دن کے لئے طعام موجود ہو تو اس کو دنیا کے تمام نعمتوں کے مترادف ہے۔ جس پر وہ اپنے رب کا شکر ادا کریں۔اس لئے کہ ان نعمتوں کے فقدان سے انسان کی زندگی میں بے چینی، بے سکونی، محتاجی اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ان نعمتوں میں ایک نعمت انسان کے پاس مال و دولت ہے اور دوسری اہم نعمت امن اور سکون ہے جو کہ انسانی معاشرت کے لئے لازمی اجزاء ہیں۔ جس معاشرے میں ان نعمتوں کا فقدان ہو، وہاں پر امن کی بجائے ظلم اور زیادتی کا رواج مختلف شکلوں میں ڈیرے جما دیتا ہے۔

لفظ معیشت کی تحقیق:

لفظ معاش کا مادہ "عاش" سے ہے بمعنی "زندہ رہنے" کی ہیں۔ بعض دیگر اہل لغت کے نزدیک اس کا مادہ "عیش" سے ہے جو بمعنی خوراک، رزق اور گزران کے ہیں۔ جیسے کہ "العيش الحياة ، عاش يعيش عيشاً وعيشة والمعيشة: ما يعاش به" [3]۔

صاحب القاموس لکھتے ہیں۔

"المعیشة: التی تعیش بھا من المطعم والمشرب، وما تکون به الحیاة وما یعاش به"[4]

یعنی معیشت سے مراد کھانے پینے کے وہ ذرائع ہیں جن پر زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے اور جن سے زندگی بسر کی جاتی ہے۔

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔

العیش : "الحیاة المختصة بالحیوان، وھو اخص من الحیاة ، لأن الحیاة تقال فی الحیوان و فی الباری تعالی،و فی الملک، ویشتق منه المعیشة لما یتعیش منه" [5]

عیش حیوانات سے متعلق زندگی کے ساتھ خاص ہے۔لفظ "عیش "لفظ "الحیاۃ" کے مقابلہ میں خاص ہے۔کیونکہ حیوان، باری تعالی اور فرشتہ کے لئے حیاہ یعنی زندگی کا استعمال ہوتا ہے۔اور عیش لفظ معیشت اور اقتصاد (یعنی کھانے پینے کے اشیاء) سے متعلق ہے جن پر گزر بسر ہوتی ہے اور زندگی کے لئے لازمی ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ذکر معیشت:

معیشت کی اہمیت پر قرآن مجید خود دال ہے اور متعدد مقامات پر معیشت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ارشادی باری تعالی ہے۔

"أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ" [6]

ترجمہ: ہم نے ان کے درمیان دنیوی زندگی میں ان کے معیشت کو تقسیم کرتے ہیں اور ہم ہی ان میں سے بعض کو بعض پر (وسائل و دولت میں) درجات کی فوقیت دیتے ہیں، کہ ان میں سے بعض بعض کا مذاق اڑائیں۔

اس آیت کریمہ میں حسب ذیل امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۔دنیوی زندگی کا دار و مدار معیشت کے اسباب پر ہے۔

۲۔معیشت کے ان وسائل کا اللہ تعالی خود قاسم ہیں اور وہ ہر کسی کو اپنی حکمت سے رزق عطا کرتا ہے۔

۳۔یہ وسائل اللہ تعالی اپنی مرضی سے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ عطا کرتا ہے۔

۴۔اس عدم مساوات میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ بعض انسان دوسروں سے خدمت لیں، ایک دوسرے کے محتاج بھی ہوں اور معاون بھی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى" ۔[7]

ترجمہ: اور جس نے میرے ذکر اور نصیحت سے روگردانی کی پس اس کے لیے دنیاوی معاش تنگ کر دیا جائے گا اور روز قیامت ہم اس کو نابینا اٹھائیں گے۔

اس ارشاد پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیوی معیشت کی تنگی کا سبب ،اپنے احکامات سے روگردانی کو بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

احکامات سے روگردانی کی وجہ سے انسانوں کی دنیوی معیشت خسارے اور تنگی میں پڑ جاتی ہے جس کی وجہ سے دنیوی مسائل کے ساتھ ساتھ آخرت کی بربادی بھی عین ممکن ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا، فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا---"[8]

ترجمہ: اور ہم نے کتنے ہی بستیوں کو برباد کر ڈالا جو اپنے خوشحال معیشت پر غرور و ناشکری کر رہی تھیں۔ پس یہ ان کے (وہ منہدم) مکانات ہیں جو ان کے بعد کبھی آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم۔۔

اس آیت مبارکہ میں بھی معیشت کی خوشحالی، جو اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے مالک کے سامنے عاجزی کرے لیکن ایسے حالات پر غرور اور تکبر کرنے والوں اور کثرتِ رزق و دولت پر اِترانے والوں کے متعلق فرمایا کہ وہ بستیاں ہلاک اور برباد کر دی گئیں۔

بہتر معیشت اور تلاش رزق کے متعلق قرآنی نظریہ:

اس یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کسی انسان کے پاس زمین، مال و دولت، صحت، پانی، ہوا، عقل اور دیگر صلاحیتیں سب کی سب اللہ تعالی کی دین ہے۔ وہ رب العالمین، پالنہار، خالق اور مالک ہے اور جس کو جیسا اور جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے یا منع کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ ---" [9]

ترجمہ: یقیناً تم اللہ کے علاوہ جن کی عبادت کرتے ہو، وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں ہیں۔ پس تم اللہ تعالی سے رزق طلب کرو اور کی عبادت کرو۔

سورۃ مزمل میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

"وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ الله" [10]

اور بعض دیگر لوگ زمین میں چلتے پھرتے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالی کے فضل کو تلاش کر سکیں۔ یہاں فضل سے مراد معیشت ہے۔

یہ آیت اس بات پر دال ہے کہ بہترین معاش زندگی کے قیام کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو طیب اور حلال مال کمانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور اس مال کو احسن طریقہ سے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے([11])۔ اور قیامت کے دن جن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ان میں ایک مال و دولت بھی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کا ایک ٹکڑا ہے "وعن ماله من أين اكتسبه ؟ وفيم أنفقه ؟" ([12])۔ یعنی کہاں سے مال کمایا تھا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

ارشادِ الٰہی ہے:

"وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا" [13]

اور تم اپنا مال نادانوں کے حوالے نہ کر، جنہیں اللہ نے آپکی معاش کے قیام کا سبب بنایا ہے۔

یہاں پر مال، دولت اور معاش کو انسانی زندگی کو جاری وساری رکھنے کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مال اور دولت کے کمانے اور اس کے خرچ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ اس لئے کہ کوئی بھی معاشرہ اگر معاشی طور پر مستحکم اور خوشحال نہیں ہو گا تو امن اور چین سے زندگی گزارنا نہ صرف یہ کہ مشکل ہو جائے گا بلکہ خوشحالی اور ترقی معاشرہ اور اس کے افراد کا مقدر نہیں بن سکتا۔

معاشرتی امن میں معیشت کے کردار کا قرآنی جائزہ:

اگر اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو دینِ اسلام کی اساس ہی امن و سلامتی پر ہے۔ اسلام امن کی ضمانت ہے لیکن پھر بھی بہترین امن کے لئے ضروری ہے کہ معیشت بہتر ہو جب معاشرہ خود کفیل ہو اور معاشی طور مستحکم ہو تو معاشرہ میں امن سکون اور خوشحالی ہو گی لیکن جب معاشی حالات خراب ہو اور لوگ کھانے کے لقمے کے لئے ترس رہے ہوں تو ہر طرف چوری ڈکیتی، قتل و غارت کا بازار گرم ہو گا۔ چونکہ خوشحال معیشت پر امن معاشرے کی بنیاد ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ پاک میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا کہ جب انہوں نے خانہ کی تعمیر پوری کی تو اللہ تعالیٰ سے سب سے پہلے امن کا سوال کیا اور متصل بہتر معیشت کے لئے سوال کیا۔ رزق اور امن دونوں عظیم نعمتیں ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے بطورِ یاددہانی ذکر فرمایا ہے۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لئے جو دعائیں کی ان میں سے یہ بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"رب اجعل هذا بلدا أمنا و ارزق اهله من الثمراتِ" [14]

ترجمہ: اے میرے رب! اس کو پر امن شہر بنا دیجیے اور یہاں کے رہنے والوں کو قسم قسم کے پھلوں سے رزق عطا فرما۔

چونکہ وادی مکہ ایک بے آب و گیاہ وادی تھی جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی بچوں کو چھوڑا تھا اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ خود حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبانی کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ۔[15]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے نزدیک ایک بنجر وادی میں بسایا اے میرے رب! اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

تفسیر کبیر میں امام رازی (م:۔۔۔۔) بھی اس کے متعلق فرماتے ہیں:

الْمُرَادُ مِنَ الْآيَةِ دُعَاءُ إِبْرَاهِيمَ لِلْمُؤْمِنِينَ مِنْ سُكَّانِ مَكَّةَ بِالْأَمْنِ وَالتَّوْسِعَةِ بِمَا يُجْلَبُ إِلَى مَكَّةَ لِأَنَّهَا بَلَدٌ لَا زَرْعَ وَلَا غَرْسَ فِيهِ، فَلَوْلَا الْأَمْنُ لَمْ يُجْلَبْ إِلَيْهَا مِنَ النَّوَاحِي وَتَعَذَّرَ الْعَيْشُ فِيهَا. ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَجَابَ دُعَاءَهُ وَجَعَلَهُ آمِنًا مِنَ الْآفَاتِ[16]

یعنی اس آیت میں دعا سے مراد ابراہیم علیہ السلام کی امن اور وسعتِ رزق کی دعا، مکہ مکرمہ کے رہائشی مومنین کے لئے ہے جو مکہ کی طرف

آتے تھے اس لئے کہ مکہ مکرمہ ایسی بستی تھی جس میں فصل اور درخت نہیں تھے، اور اگر امن بھی نہ ہو تو ارد گرد سے کچھ بھی نہ پہنچ سکتا، پھر اس میں زندگی گزارنا مشکل ہوتا، تو اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول کی اور اس بستی کو آفات سے مامون کیا۔

اس دعا کے لئے سبب یہ تھا کہ شہر مکہ جس علاقے میں واقع ہے وہاں ارد گرد میں نہ تو امن تھا اور نہ کوئی ذریعہ معاش لوگ اپنی تجارت کے لئے دوسرے ممالک کے سفر کیا کرتے تھے۔اس کے متعلق دوسری جگہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

"أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ"[17]

ترجمہ: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو پُر امن بنادیا ہے جب کہ لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لیے جاتے تھے۔

اس آیت میں مکہ مکرمہ کے ارد گرد کے بدامنی اور برے حالات کا ذکر کیا گیا ہے۔

چونکہ مکہ مکرمہ میں ایسی تجارت نہیں ہو سکتی تھی جس کے ذریعے لوگوں کا گزر بسر ممکن ہو اس لئے قریشِ مکہ سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کے اسفار تجارت کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ جیسے کہ سورۃ قریش میں ان کے سردی اور گرمی کے اسفار کا ذکر کیا گیا ہے جو یہ لوگ تجارت کی غرض سے کیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا:

"لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ – إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ" [18]

تفسیر ابن کثیر نے سردیوں کا سفر یمن کو اور گرمیوں کا سفر شام کو لکھا ہے کہ یہ لوگ تجارت کے لئے یہ اسفار کرتے تھے۔

"المراد بذلك ما كانوا يألفونه من الرحلة في الشتاء إلى اليمن، وفي الصيف إلى الشام"[19]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کی بدولت اللہ تعالی نے اس پرخطر علاقہ جہاں لوٹ مار اور قتل وغارت گری سے لوگوں کا جینا حرام ہو چکا تھا، میں امن کا سامان باہم فراہم کیا۔ یہاں پر انتشار، بدامنی، قتل وغارت کو منع فرمایا۔ جس کی وجہ سے یہاں پر داخلی اور خارجی خطرات سے علاقہ اور اہل علاقہ محفوظ ہوئیں۔ داخلی امن کے لئے حرم کی حدود میں داخل ہونے والے شخص کو ہر قسم کی اذیت اور نقصان سے محفوظ قرار دیا بلکہ ان حدود میں بسنے والے جانوروں تک کو اذیت پہنچانا بھی ممنوع قرار دیا۔

دعائے خلیل علیہ السلام سے مکمل واضح ہوا کہ امن کے لئے بہتر معیشت ضروری ہے جب معیشت بہتر نہ ہو تو ضرور امن خراب ہو گا۔ یہ بات امام رازیؒ (م: ۶۰۶ھ) نے بھی فرمائی ہے چنانچہ لکھا ہے:

"وَذَلِكَ لِأَنَّ قِوَامَ الْمَعِيشَةِ إِمَّا بِكَثْرَةِ الْمَنَافِعِ وَهُوَ الْوَجْهُ الْأَوَّلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ، وَإِمَّا بِدَفْعِ الْمَضَارِّ وَهُوَ الْوَجْهُ الثَّانِي"[20]

یعنی معیشت کا استحکام یا تو منافع کی کثرت سے ممکن ہے یا مضرت کے دفع کرنے سے، اور یہ دونوں چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں موجود ہیں۔

اسی پسِ منظر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" [21]

ترجمہ: کیا ہم نے ایک پر امن حرم ان کے اختیار میں نہیں رکھا جس کی ہر طرف ہر چیز کے ثمرات کھینچے چلے آتے ہیں؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دعائے ابراہیمی کے مطابق اللہ تعالی نے اس وادی کو ایک امن والا شہر بنایا اور معاشی طور پر ان کو اتنا مستحکم کیا کہ تمام دنیا کے لوگ اس کی معاشی بہتری کی گواہی دیتے ہیں۔

ان آیات اور تفسیری اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ معاشی استحکام کے بغیر امن محال ہے اس لئے ابراہیم علیہ السلام جب اس شہر مکہ کی سلامتی اور امن کے لئے دعا کرتے ہیں تو اس کے ساتھ معاشی استحکام کی دعا بھی فرماتے ہیں، چنانچہ جس معاشرے، شہر اور ملک کی معیشت مستحکم ہو، لوگوں کی ضروریات آسانی سے پوری ہوسکتی ہوں وہاں امن وامان مثالی ہوا کرتا ہے اس کے برعکس بدحال معیشت کے نتیجے میں معاشرتی بدامنی اور Street Crimes کی شرح میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

قیامِ امن میں معیشت کی اہمیت پر قرآنِ پاک سے ایک اور مثال:

معاشرتی امن، امن عالم کی اکائی ہے اگر معاشرتی امن ہو گا تو امن عالم کی طرف جایا جاسکتا ہے لیکن معاشرتی امن کے بغیر امن عالم کامل نہیں ہو سکتا اس سے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک قصبہ کی حالت بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ" [22]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ایک بستی کہ امان واطمینان سے تھی ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ تعالی نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا لباس پہنایا ان کے کام کے بدلے۔

اس واقعہ سے اللہ تعالی نے واضح فرمایا کہ اس بستی میں امن وامان تھا اور وجہ بھی ساتھ بیان فرمائی کہ ان کی معیشت مستحکم تھی پھر ان لوگوں کے کفرانِ نعمت کی وجہ سے ان لوگوں پر عذاب بھوک اور ڈر کی شکل میں آیا۔ گویا یہاں پر بھی امن کا تعلق، مضبوط معیشت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور بھوک وبدحالی کی وجہ سے بدامنی اور خوف کا ذکر فرمایا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بہتر معاش پر امن معاشرے اور بدحال معیشت بدامنی کی بنیاد ہے۔

اسی طرح سورۃ قریش میں بھی اہل مکہ پر احسانات یاد کرتے وقت رزق کی فراہمی اور ڈر سے پُرامن ہونے کو ایک جگہ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے۔

الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ - [23]

یعنی جس اللہ نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالی دو عظیم نعمتوں کا ایک ہی جگہ ذکر فرمایا ہے اور یاد دہانی فرمائی کہ وسیع رزق (بہتر معیشت) اور امن ایک دوسرے کے ساتھ متعلق ہیں۔

اسلام نے معاشی استحکام کی ضرورت پر بہت زور دیا گیا ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے نفع مند مال کی تعریف کی ہے اور اس مال کمانے کی خواہش اور اسے احسن طریقے سے خرچ کرنے اور اس میں اضافہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح مال اور رزق کی عطا پر اللہ تعالی کا شکر ادا

کرنا،اوراس مال کوانسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے اور خیر کی کاموں میں صرف کرنے کواللہ تعالی کے پیارے نبی مہربان ﷺ نے سراہاہے۔ فرماتے ہیں۔

"يَا عَمْرُو نِعْمَ المال الصالح مع الرجل الصالح"۔[24]

وہ کتناہی اچھامال ہے جو کسی نیک انسان کے پاس ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مال ودولت یعنی معاشی استحکام،زندگی سنوارنے کے لئے ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ نے انسانی زندگی میں نیکی اور بدی حتی کہ کفر میں بھی معاشی کمزوری مؤثر بلکہ عامل قرار دیاہے ارشاد نبوی ہے۔

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا" [25]

ممکن ہے غربت وافلاس کفر کی حد تک پہنچ جائے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے میانہ روی اختیار کرنے کواوراعتدال فی المعیشت کو آدھی معیشت کاراز قرار دیاہے۔

الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ۔ [26]

خرچ میں میانہ روی اور اعتدال آدھی معیشت ہے۔

معلوم ہوا کہ معاشی استحکام پر قرآن وحدیث نے باقاعدہ تفصیلی بحث فرمائی ہے کہ اس سے معاشرتی امن وامان وابستہ ہے۔اگر کوئی قوم معاشی طور مستحکم ہو تو دیگر میدان یعنی Security وتحفظ اور تعلیم وصحت کے میدان میں بھی وہ مستحکم ہوں گے اور معاشی بدحالی تمام میدانوں میں حتیٰ کہ دین وایمان کے لئے بھی ایک خطرہ ہو سکتاہے۔اور اگر معاشی استحکام ہو تو صاحب ثروت اور امیر افراد،معاشرہ کے غریب،آسودہ حال،قدرتی اور مصنوعی آفات سے متاثرین، تنگ دست افراد کے ساتھ مالی تعاون کر سکیں گے۔اسی طرح معاشرہ سے فتنہ اور فساد کو دفع کرنے کے لئے انفاق فی سبیل اللہ، خیرات،صدقات کاکام بھی سرانجام دیاجائے گا([27])۔جس کی بدولت معاشرتی امن،خوشحالی اور ترقی آئے گی۔

مستحکم معیشت والے ممالک میں امن کاجائزہ:

یہ دور مسابقت کاہے۔یہاں جو تیز دوڑ سکتاہے وہ زیادہ کامیاب ہوتاہے جو وسائل کو سب سے زیادہ بروئے کارلائے،وہ اس دور کے ماہر اور قابل لوگوں میں شمار ہے۔موجودہ دور میں یہ ثابت ہو چکاہے کہ دنیامیں وہی قومیں ترقی کریں گی جن کے ہاتھوں میں علم اور معیشت کی کنجیاں ہو گی۔اور دنیاکی اختیارات کازمام کاران اقوام کے ہاتھوں میں ہو گی جو معاشی اور اقتصادی اعتبار سے مستحکم ہو گی۔یہی وجہ ہے کہ جو ممالک اور اقوام اقتصادی اور معاشی اعتبار سے مضبوط ہوتے ہیں دنیامیں ان کی عزت کی جاتی ہے اور ان کی بات مانی جاتی ہے۔

گلوبل پیس اینڈکس کے مطابق دنیامیں جن ممالک میں امن وامان کااستحکام ہے وہاں کی فی کس آمدنی کافی زیادہ ہے۔اگر دیکھاجائے تو دنیاکے بہترین دس ممالک میں آئرلینڈ،سویٹزرلینڈ،سنگاپور،آئس لینڈ،ڈنمارک اور اسٹریلیاایسے ممالک ہیں جہاں کی معیشت مستحکم ہے جس کی وجہ سے یہ ممالک امن وامان کے لحاظ سے بھی دنیاکے بہترین ممالک کی فہرست میں شامل ہیں۔[28]اس کے ساتھ ایسے ممالک جہاں کی معیشت

میں استحکام نہیں وہاں امن وامان کے لحاظ سے بھی اتنی ہی کمزوری پائی جاتی ہے لہٰذا یہ بات قرآنی تعلیمات اور مشاہدے دونوں سے ثابت ہے کہ امن وامان اور معاشی استحکام دونوں لازم وملزوم ہیں۔

خلاصۃ البحث:

اس بحث سے معلوم ہوا کہ امن وامان کیلئے معاشرہ کا خود کفیل ہونا ضروری ہے جب معیشت خراب ہو تو متاثرین لوگ مختلف قسم غیر شرعی اور غیر قانونی کاموں مثلاً چوری، ڈکیتی، قتل وغارت گری جیسے جرائم میں ملوث ہوں گے۔ امن کی بحالی اور خرابی میں معیشت کا بہت بڑا کردار ہے۔ اسلام بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ حصولِ رزق کے تمام راستے ہر وقت کھلے ہوں خواہ وہ عبادات کے لئے مقدس جمعے کا دن ہو، بعد نمازِ جمعہ کیوں نہ ہو، یا اسلام کا اہم فریضہ دورانِ حج کیوں نہ ہو لیکن ایسے اوقات میں بھی تلاش رزق اور بحالی معیشت کی اجازت اور ترغیب قرآن کریم میں دی گئی ہے چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

{ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ} - [29]

یعنی دورانِ حج تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے رب کی فضل (یعنی حلال رزق) تلاش کرو۔

جب معیشت مضبوط ہو گا تو امن ہو گا خوشحالی ہو گی سکون اور اطمینان ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی وہ لوگ صحیح طریقے سے کر سکتے ہیں جن کی معاشی زندگی برابر ہو فارغ البال ہو قوت لایموت میں نہ ہو۔

نبی کریم ﷺ بھی فقر کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔ حضرت عائشہ، ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ" [30]- جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ غربت اور معاشی عدم استحکام ایک فتنہ ہے جس کی شر سے پناہ مانگا گیا ہے۔

تجاویز:

اس مختصر تحقیق کے نتیجے میں چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

- کوئی بھی قوم معاشی استحکام کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے اور جائز ناجائز آمدنی کا علم حاصل کرنا چاہیے۔
- حصولِ معاش کے لئے تمام جائز طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے اور غیر شرعی کاموں سے بچنا چاہئے۔
- تمام اسبابِ معاش استعمال کرنے کے بعد توکل کرنا چاہئے۔
- ریاست کے صاحبِ اقتدار لوگوں کو تمام ملازمین کی مراعات کا ایسا انتظام کرنا چاہئے جو عوام کی معیشت پر اثر انداز نہ ہوں۔
- بہتر معاش کی میسری سے چوری، ڈکیتی، قتل وغارت، بھوک کی وجہ سے خودکشی، اغوا برائے تاوان، بچے برائے فروخت، بھتہ،

رشوت، مال کی لالچ میں بے گناہ قتل جیسے اقدامات کافی حد تک ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے حکومتِ وقت تمام نوجوانوں کے لئے بالخصوص ایسی سکیمیں شروع کریں جن سے ان کے بہترین رزق کا انتظام ہو سکے۔

حواشی وحوالہ جات

1لسان العرب، ابوالفضل جمال الدین محمد بن منظور الافریقی المصری، مکتبہ اشرفیہ کاسی روڈ کوئٹہ، ج۱، ص۱۵۶

Lisan al arab, abul fadal jamal Uddin Muhammad bin Manzoor afriqi almisri, Maktaba Ashrafiah kasi road Quetta, Vol:1, P:156

2سنن ترمذی، محمد بن عیسی الترمذی، کتاب الزہد حدیث نمبر: ۲۳۴۶

Sunan Termizi, Muhammad bin eesa al.termizi, Kitab al.zuhad, Hdith No: 2346

3لسان العرب۶: ۳۲۱

Lisan al.arab, Vol:6, P:321

4القاموس المحیط، محمد بن یعقوب الفیروز آبادی، موسستہ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت لبنان طبع۸، 2005ء، ج۱، ص۲۹۱

Al.qamoos al.muheet, Muhammad bin yaqoob al.farooz abadi, mussesah al.risalah,Bairoot, labnan, edition:8, 2005, Vol:1, P:291

5مفردات القرآن: ، ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل بن محمد الاصفھانی، اسلامی اکیڈمی لاہور، ص۵۹۶

Mufradat al.quran, abul qasam Hussain bin Muhammd bin Mufaddal al.asfahani, Islamic academy Lahore,P:596

6الزخرف ۴۳: ۳۲

Al.zuhruf: 32

7طہ:124

Taha:124

8القصص:58

Al.qasas:58

9العنکبوت:17

Al.ankaboot:17

10المزمل:20

Al.Muzammil:20

11 خاندانی استحکام کے استحکام میں رزق حلال کا کردار، نسیم اختر، ضیاء الدین، الایضاح، ج37، شمارہ2، ص79-81

The role of Halal Food in the Stability of Family System, Akhther, Naseem., and Ziauddin. *Al-Idhah*, Vol :37, Issue2, Page: 79- 81

12 سنن ترمذی، محمد بن عیسی الترمذی، باب فی القیامۃ، حدیث نمبر 2417۔

Sunan Termizi, Muhammad bin eesa al.termizi, Bab fi Al Qeyama, hadith no: 2417

13النساء:5

Al.nisa:5

14البقرہ۲: ۱۲۶

Al.baqarah:126

[15]اِبراھیم:37

Ibrahim:37

[16]مفاتیح الغیب،امام رازی،داراحیاءالتراث العربی بیروت، طبع سوم،۱۴۲۰ھ،ج۴،ص۴۸

Mafateeh al.Ghaib, Imam Razi, dar ihya al.turas al.arabi, Bairoot, ed:3rd , 1440Ah, Vol:4, P:48

[17]العنکبوت:67

Al.ankaboot:67

[18]القریش:۲،۱

Al.quraish:1,2

[19]تفسیر ابن کثیر،اسماعیل بن عمر بن کثیر،دار طیبہ للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء،ج۸،ص۴۹۲

Tafseer ibn Katheer, Ismaeel bin umar bin katheer, dar tayyebah linashar wa tawzee, 1999, Vol:8, P:492

[20]تفسیر کبیر، اُبو عبداللہ محمد بن عمر الرازی،داراحیاءالتراث العربي—بیروت طبع سوم،1420ھ،ج۱۲،ص۴۴۰

Tafseer kabir,abu Abdullah Muhammad bin umar Al.Razi, dar ihya al.turas al.arabi, Bairoot, ed:3rd, 1420a.h, Vol:12, P:440

[21]القصص:57

Al.Qasas:57

[22]النحل:112

Al.Nahal:112

[23]قریش:4

Al.Quraish:4

[24]مسند احمد، اَحمد بن محمد بن حنبل،حديث عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم،حدیث نمبر۱۷۷۶۳

Musnad ahmad, Ahmed bin Muhammad bin hambal. Hadith amr bin aas, hadith no:17763

[25]شعب الِایمان، اَحمد بن الحسین اَبو بکر البیہقی، بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلَى تَرْكِ الْغِلِّ وَالْحَسَدِ،حدیث نمبر۶۱۸۸

Shuab al.iman,Ahmad bin al.Hussain al.baihaqi, bab fil his ala tark el ghel wal hasad, Hadith No:6188

[26]ایضاً ،حدیث نمبر۶۱۴۸

Ibid, Hadith No:6148

[27] The Role Of Charitable Organizations In The Economic Development Of A Country, Rahman, Badsha., et al. *Elementary Education Online*, 2020; Vol 19 (Issue 3): pp. 4099-4104

[28]https://www.visualcapitalist.com/worlds-richest-countries-2023-gdp-per-capita/#

اور https://www.gfmag.com/global-data/non-economic-data/most-peaceful- dated 25/8/23 countries

[29] البقرة:198

Al.baqarah:198

[30] صحیح البخاری،باب التعوذ من فتنة الفقر،حدیث نمبر۶۳۷۷

Sahih al.bukhari, Imam bukhari, bab al.tawwaz min fitnah al.faqar hadith no:6377